روزنامہ

C.P.L 29-FD ٹیلیفون نمبر 047-6213029

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

منگل 7 فروری 2006ء 8 محرم 1427 ہجری 7 تبلیغ 1385 ہش جلد 56-91 نمبر 29

بڑے بڑے نشانات

حضرت ابوقتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا بڑے بڑے نشانات کا ظہور دوسو سال بعد ہوگا۔

(سنن ابن ماجه كتاب الفتن باب الآيات حديث نمبر 4045)

شرح ابن ماجہ میں ہے کہ دوسو سے مراد ایک ہزار کے بعد 200 سال ہیں یعنی 1200ھ کے بعد عظیم نشانات ظاہر ہوں گے۔

(شرح سنن ابن ماجه للسندی زير حديث مندرجه بالا)

زلزلے اور آفات اللہ تعالیٰ سے دوری اور گناہوں کا نتیجہ ہوتی ہیں

جو ہدایت پاتا ہے وہ خود اپنی جان کے لئے ہدایت پاتا ہے

ہمارا کام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکیں اور ہدایت کے لئے دعائیں کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 3 فروری 2006ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کررہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 3 فروری 2006ء بیت الفتوح مورڈن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور زلزلوں وآفات سماوی کے بارے میں اہل علم حضرات کے حوالہ سے بتایا کہ یہ اللہ تعالیٰ سے دوری اور گناہوں کی زیادتی کی وجہ سے نازل ہوتی ہیں۔ حضور انور کا یہ خطبہ بھی حسب سابق ایم ٹی اے پر تمام دنیا میں براہ راست ٹیلی کاسٹ ہوا اور متعدد زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔

حضور انور نے سورۃ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 16 تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے۔ جو ہدایت پا جائے وہ خود اپنی جان ہی کے لئے ہدایت پاتا ہے اور جو گمراہ ہو تو وہ اسی کے مفاد کے خلاف گمراہ ہوتا ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والی کسی دوسری کا بوجھ نہیں اٹھائے گی اور ہم ہرگز عذاب نہیں دیتے یہاں تک کہ کوئی رسول بھیج دیں (اور حجت تمام کردیں)۔

حضور انور نے فرمایا کہ گزشتہ جمعہ کو زلزلے اور آفات کے بارے میں بات کی تھی اور بتایا تھا کہ شمالی علاقہ جات کے زلزلہ سے متعلق متعدد سوالات اٹھائے گئے تھے اور پاکستان کے ایک اخبار نے وہ سوالات اہل علم حضرات کے سامنے رکھے تھے جن کے جواب میں اہل علم نے تسلیم کیا کہ یہ گناہوں کی زیادتی اور اللہ تعالیٰ کے حکموں سے دور ہٹنے کی وجہ سے سزا یا عذاب ہے اور بعض نے کہا کہ اس کا تعلق ظہور مسیح ومہدی سے ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہماری طرف بعض ایسی باتیں منسوب کردی جاتی ہیں جن کا ہماری تعلیم سے دور کا بھی واسطہ اور تعلق نہیں ہوتا۔ اس لئے یہ معاملہ ہم اللہ کے سپرد کرتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ گزشتہ دور کے علماء اس بات پر متفق ہیں کہ مہدی ومسیح کا ظہور 14 ویں صدی میں ہوگا اور وہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کیا کرتے تھے کہ مہدی کا زمانہ نصیب ہوجائے۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے لکھا کہ میرے رب نے بتایا ہے کہ قیامت قریب ہے اور مہدی ظاہر ہونے والے ہیں۔ (تفہیمات الٰہیہ)۔ اسی طرح نواب صدیق حسن خان کے بیٹے نواب نورالحسن خان نے حضرت امام جعفر صادق کے حوالے سے یہ روایت لکھی ہے کہ امام مہدی چودھویں صدی میں ظاہر ہوں گے۔ قرآن کریم اور احادیث نبویہ میں بھی امام مہدی اور مسیح موعود کی آمد کی علامات بیان کی گئی ہیں کہ اس زمانہ میں ایمان ثریا پر چلا جائے گا۔ دجال ظاہر ہوگا۔ اونٹوں کی سواری موقوف ہوجائے گی۔ مختلف ممالک اور اقوام کے لوگ ملائے جائیں گے۔ سورج لپیٹ دیا جائے گا یعنی ظلمت اور جہالت دنیا پر طاری ہوجائے گی۔ کتب کی بکثرت اشاعت ہوگی۔ سمندر پھاڑے جائیں گے۔ سورج اور چاند کو معین تاریخوں میں رمضان کے دوران گرہن ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا آج دنیا لہو ولعب کے پیچھے بھٹک رہی ہے۔ ڈنمارک کے ایک اخبار نے نہایت بیہودہ کارٹون شائع کرکے بیشمار دلوں کو دکھ اور رنج پہنچایا ہے۔ اس پر احتجاج بھی ہوئے لیکن ان کا کوئی اثر نہ ہوا مگر جب جماعت احمدیہ کا وفد حکومت کے ذمہ دار افسران سے ملا اور اصل حقیقت سے انہیں آگاہ کیا تو حکومت ڈنمارک شرمندہ ہوئی اور وفد سے معذرت کی۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمارا کام یہ ہے کہ تمام دنیا کی ہدایت کے لئے دعا کریں اور انہیں صحیح راستہ دکھاتے چلے جائیں۔

محرم میں کثرت سے درود شریف پڑھیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

محرم کے دن شروع ہوچکے ہیں اور اس عرصے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ کی آل پر کثرت سے درود پڑھنا چاہئے۔ مسلسل درود پڑھنا تو انسان کی فطرت ثانیہ ہوجانا چاہئے مگر محرم کے دردناک ایام کے تصور سے درود میں زیادہ درد پیدا ہوجاتا ہے۔ پس اس بات کو نہ بھولیں سفر میں حضر میں جب توفیق ملے، جب ذہن اس طرف فارغ ہوجائے، یعنی درود پڑھنے کے لئے مرکوز ہوسکے اس وقت دل کی گہرائی سے اور محرم کے تصور سے دل کے درد کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ کی آل پر درود بھیجا کریں۔

(الفضل 29 جون 99ء)

ضرورت انسپکٹر

دفتر مجلس انصاراللہ پاکستان کو ایک انسپکٹر کی ضرورت ہے خواہشمند احباب اپنی درخواستیں صدر صاحب محلّہ سے تصدیق کرواکر مورخہ 15 فروری تک دفتر پہنچادیں۔ تعلیم کم ازکم F.A ہونا ضروری ہے۔

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان ربوہ)

ماہر امراض سینہ وسانس کی آمد

مکرم ڈاکٹر عبدالسلام رفیق صاحب (Pulmonologist) ماہر امراض سینہ وسانس امریکہ سے تشریف لا رہے ہیں اور وہ مورخہ 18 تا 25 فروری 2006ء فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کرینگے۔ ضرورت منداحباب شعبۂ پرچی روم سے رابطہ کرکے اپنا وقت حاصل کرلیں مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں ۔وزیٹنگ فیکلٹی (Visiting Faculty) کا اعلان اس ویب سائٹ پر بھی کیا جاتا ہے۔

www.foh-rabwah.org

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

خطبہ جمعہ

ہر احمدی کا فرض ہے کہ تقویٰ کے حصول کے لئے عبادت کرے اور تقویٰ کے حصول کے لئے ہی قرآن کریم پڑھے اور پڑھائے، قرآن کریم کے احکامات پر عمل کرنے والا بنے

ہر ایک کو اپنا اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود کو مان کر کیا روحانی تبدیلی ہم میں پیدا ہوئی ہے

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 16؍ستمبر 2005ء (16؍تبوک 1384ہجری شمسی) بمقام گوتھن برگ (سویڈن)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 22: تلاوت کی اور فرمایا

اس آیت کا ترجمہ ہے کہ اے لوگو! عبادت کرو اپنے رب کی جس نے تم کو پیدا کیا اور ان کو جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیکنڈے نیوین ممالک کا (جو مجھے بتایا گیا ہے اس کے مطابق) پہلا جلسہ ہے جو، دنیا کے لئے بھی بتا دوں کہ اکٹھا ایک جگہ تینوں ممالک کا یعنی ڈنمارک، سویڈن اور ناروے کا مشترکہ ہو رہا ہے۔ تینوں ممالک سے آپ لوگ یہاں اکٹھے ہوئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کا ان جلسوں کے قیام کا ایک بہت بڑا مقصد افراد جماعت کے تقویٰ کے معیار کو بلند کرنا اور اپنے ماننے والوں کو ایک خدا کی حقیقی پہچان کروا کر ان کو اس کے سامنے جھکنے والا، اس کی عبادت کرنے والا اور اس کے حکموں پر عمل کرنے والا بنانا تھا۔ اور آپ نے اپنی آمد کے مقاصد میں سے سب سے بڑا مقصد یہی بیان فرمایا ہے جیسا کہ آپ فرماتے ہیں۔:

''خدا نے مجھے دنیا میں اس لئے بھیجا کہ تا مَیں حلم اور خلق اور نرمی سے گم گشتہ لوگوں کو خدا اور اس کی پاک ہدایتوں کی طرف کھینچوں اور وہ نور جو مجھے دیا گیا ہے اس کی روشنی سے لوگوں کو راہ راست پر چلاؤں''۔

پس حضرت اقدس مسیح موعود کی جماعت میں شامل ہونے کے بعد ہر احمدی کا یہی مقصد ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف کھینچے چلے جانے کی کوشش کرتا رہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف کھینچے جانے کے لئے یا اللہ تعالیٰ کی طرف جانے کے لئے جو کوشش ہے اس میں ایک تو اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق اس کی عبادت کرنا ہے، جس کا قرآن کریم میں بڑا واضح ذکر ہے یعنی نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج ہیں۔ یہ عبادات ہیں۔ اور پھر دوسرے احکامات ہیں جو معاشرے کو حسین بنانے اور آخر کار اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے حقیقی عبد بنانے والے احکامات ہیں۔

تو جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ یہ سب کچھ یعنی بندے کو خدا تعالیٰ کے حضور جھکانا اور اس کے احکامات پر عمل کرنے والا بنانا، اس نور کی وجہ سے ہوگا جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو عطا فرمایا ہے۔

پس آج اس زمانے میں خدا تعالیٰ تک پہنچنے کے راستے اگر کسی کو نظر آ سکتے ہیں تو وہ احمدی کو نظر آ سکتے ہیں۔ کیونکہ اس نے حضرت اقدس مسیح موعود کے ساتھ وابستہ رہنے کا عہد کیا ہے۔ .... یہ ہر احمدی کا عہد ہے، یہ عہد ہے اور یہ عہد ہونا چاہئے۔ اگر آج ہر احمدی اس سوچ کے ساتھ حضرت مسیح موعود کی تعلیم پر عمل نہیں کر رہا تو وہ آپ کے لائے ہوئے نور سے بھی حصہ نہیں پا رہا اور وہ خدا تعالیٰ کے احکامات پر بھی عمل نہیں کر رہا اور اسی طرح اس کا عبادت گزار بھی نہیں ہے۔ پھر تو صرف منہ کی باتیں ہیں کہ ہم احمدی ہیں جبکہ عمل اس سے مختلف ہیں۔ .... مبعوث ہوئے۔

پس ہر احمدی کو، ہر اس شخص کو جو اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود سے منسوب کرتا ہے، ہر اس شخص کو جو اپنے آپ کو احمدی کہتا ہے اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے احکامات کے مطابق عبادت گزار بندہ بھی بننا ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کے جو دوسرے احکامات ہیں ان پر بھی عمل کرنا ہوگا۔ آج ان باتوں کو کھول کر حضرت مسیح موعود نے اس طرح بیان فرما دیا ہے کہ اس میں کوئی ابہام نہیں رہا۔ آپ نے اپنی جماعت کو خصوصاً اور دنیا کو عموماً بڑے درد سے ایک خدا کی طرف آنے، اس کی عبادت کرنے، اور اس کے احکامات پر عمل کرنے کی بارہا نصیحت فرمائی ہے۔

ایک جگہ آپ فرماتے ہیں:

''ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے، ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے۔ اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے، اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو''۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد نمبر 19 صفحہ 21)

پس ہر احمدی کا جو پہلا مقصد ہونا چاہئے وہ اللہ تعالیٰ کو حاصل کرنا ہے۔ اور اس کے لئے سب سے بنیادی چیز اس کی عبادت ہے۔ جو آیت میں نے شروع میں تلاوت کی ہے، ترجمہ بھی آپ نے سن لیا ہے، اس میں خدا تعالیٰ نے ہمیں اپنی عبادت کا حکم دیا ہے۔ اور بڑے واضح الفاظ میں یہ بتا کر نصیحت فرمائی ہے کہ وہ خدا ہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا ہے، وہ تمہارا رب ہے، اس نے پیدا کرنے کے بعد تمہارے لئے سامان بھی میسر فرمائے ہیں۔ اس نے تم سے پہلوں کو بھی پیدا کیا تھا، ان کی بھی پرورش کی تھی۔ پس اس احسان پر کہ تمہیں اس نے پیدا کیا، شکر گزاری کے طور پر تمہیں چاہئے کہ اس کی عبادت کرو، اور یہ عبادت بھی تمہیں تقویٰ میں بڑھائے گی اور جب تقویٰ میں بڑھو گے تو خدا کا مزید قرب حاصل کرنے والے بنو گے اور اس کے فضلوں کے وارث بنو گے۔ کیونکہ تم اپنے اس رب کی عبادت کر رہے ہو جس نے تمہیں پیدا کیا ہے اور تمام مخلوق کو بھی پیدا کیا ہے۔ وہ خدا رب العالمین ہے، تمام عالم کو پیدا کرنے والا ہے، تو جو خدا اس کائنات کی ہر چیز کو پیدا کرنے والا ہے اس سے دور جا کر تم کس طرح فائدہ اٹھا سکتے ہو، کس طرح زندگیاں گزار سکتے ہو۔ اگر تم حقیقت میں اس کے سامنے جھکنے والے بنو گے تو وہ علاوہ تمہیں تقویٰ میں بڑھانے کے اپنا قرب

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

حاصل کرنے والا بنانے کے، تمہیں رزق بھی ایسے ایسے ذریعوں سے دے گا جن کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے (۔) (الطلاق:3) اور جو شخص اللہ کا تقویٰ اختیار کرے گا۔ اللہ اس کے لئے کوئی نہ کوئی راستہ نکال دے گا۔ اور اس کو وہاں سے رزق دے گا جہاں سے اس کو رزق آنے کا خیال بھی نہیں ہوگا۔ پس اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے کے لئے تقویٰ ضروری ہے تا کہ پیار حاصل کرنے کے بعد یہ نعمتیں ملیں۔ اور تقویٰ حاصل کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے ہمیں بتایا جیسا کہ پہلے بھی واضح ہو گیا کہ مَیں ہی تمہارا رب ہوں، تمہیں رزق بھی دیتا ہوں، تمہیں پالنے کے سامان بھی پیدا کرتا ہوں۔ اور تمہاری ضروریات بھی پوری کرتا ہوں۔ اور تمام کائنات کا پیدا کرنے والا بھی ہوں۔ یہ تمام کائنات جو ہے میرے ایک اشارے پر حرکت کرنے والی ہے۔ ذرا سا اس کائنات کا بیلنس (Balance) خراب ہو جائے تو تباہی و بربادی آ جائے۔ پس فرمایا کہ میری عبادت کرو۔

حضرت اقدس مسیح موعود اس مضمون کو یعنی یہ بتانے کے لئے کہ اپنے ربّ کی عبادت کرو، اس طرح بیان فرماتے ہیں۔ فرمایا کہ: ’’اے لوگو! اس خدا کی پرستش کرو جس نے تم کو پیدا کیا‘‘۔

پھر فرمایا: ’’عبادت کے لائق وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا‘‘۔ یعنی زندہ رہنے والا وہی ہے، اسی سے دل لگاؤ۔

فرمایا: ’’پس ایمانداری تو یہی ہے کہ خدا سے خاص تعلق رکھا جائے اور دوسری سب چیزوں کو اس کے مقابلہ میں ہیچ سمجھا جائے اور جو شخص اولاد کو یا والدین کو یا کسی اور چیز کو ایسا عزیز رکھے کہ ہر وقت انہیں کا فکر رہے تو وہ بھی ایک بت پرستی ہے‘‘۔ فرمایا کہ: ’’بت پرستی کے یہی تو معنی نہیں کہ ہندوؤں کی طرح بت لے کر بیٹھ جائے اور اس کے آگے سجدہ کرے۔ حد سے زیادہ پیار و محبت بھی عبادت ہی ہوتی ہے‘‘۔ پھر آپ فرماتے ہیں: ’’جب انتہا درجہ تک کسی کا وجود ضروری سمجھا جاتا ہے تو وہ معبود ہو جاتا ہے اور یہ صرف خدا تعالیٰ ہی کا وجود ہے جس کا کوئی بدل نہیں۔ کسی انسان یا اور مخلوق کے لئے ایسا نہیں کہہ سکتے‘‘۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود زیر سورۃ البقرۃ۔ آیت 22-23)

پس کسی سے بھی ضرورت سے زیادہ محبت یا اپنے کسی کام میں بھی ضرورت سے زیادہ غرق ہونا اس حد تک Involve ہو جانا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی ہوش ہی نہ رہے، یہ شرک ہے۔ کاروباری آدمی ہے یا ملازمت پیشہ ہے۔ اگر نمازوں کو بھول کر ہر وقت صرف اپنے کام کی، پیسہ کمانے کی فکر ہی رہے تو یہ بھی شرک ہے۔ نوجوان اگر کمپیوٹر یا دوسری کھیلوں وغیرہ یا مصروفیات میں لگے ہوئے ہیں جس سے وہ اللہ کی عبادت کو بھول رہے ہیں تو یہ بھی شرک ہے۔ پھر گھروں میں بعض ظاہری شرک بھی غیر محسوس طریقے سے چل رہے ہوتے ہیں، اس کا احساس نہیں ہوتا۔ ایک طرف تو احمدی کہلاتے ہیں گو یہ بہت کم احمدی گھروں میں ہے جبکہ دوسرے لوگوں میں بہت زیادہ ہے لیکن پھر بھی ایک آدھے گھر میں بھی کیوں ہو۔ ایسے گھروں میں بعض دفعہ ایسی فلمیں دیکھ رہے ہوتے ہیں جن میں گند اور غلاظت کے علاوہ دیویوں اور دیوتاؤں کی پوجا کو دکھایا جا رہا ہوتا ہے۔ پھر ان مورتیوں کو جو پوجنے والے ہیں یہ لوگ اپنے گھروں میں ان چیزوں کو رکھتے ہیں، شیلفوں میں سجا کر رکھا ہوتا ہے یا بعض خاص جگہ پر رکھا ہوتا ہے۔ تو ڈراموں میں دیکھ دیکھ کر، ان کے دیکھا دیکھی بعض اپنے گھروں میں بھی ان مورتیوں کو سجا لیتے ہیں۔ بازار میں ملنے لگ گئی ہیں کہ سجاوٹ کر رہے ہیں۔ اپنے گھروں میں ڈرائنگ رومز وغیرہ میں شیلفوں میں رکھ لیتے ہیں۔ تو پھر ان فلموں کو دیکھنے کی وجہ سے آہستہ آہستہ یہ احساس ختم ہو جاتا ہے۔ ان مورتیوں کو گھروں میں رکھنے کی وجہ سے، چاہے سجاوٹ کے طور پر ہی ہوں، احساس مر جاتا ہے۔ اور اگر کسی گھر میں عبادتوں میں سستی ہے، نمازوں میں سستی ہے تو ایسے گھروں میں پھر بڑی تیزی سے گراوٹ کے سامان پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ پس ہر احمدی کو نہ صرف ان لغویات سے پرہیز کرنا ہے بلکہ اپنی عبادتوں کے معیار کو بھی اوپر لے کر جانا ہے۔ ہم ہر نماز میں (۔) کی دعا مانگتے ہیں کہ اے خدا ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں یا تیری ہی عبادت کرنا چاہتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں کہ ہمیں عبادت کرنے والا بنا۔ اور جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والا ہے یقیناً اس کو ہر قسم کے شرک سے پاک ہونا چاہئے۔ پس اس لحاظ سے بھی ہر احمدی کو اپنے دل کو ٹٹولنا چاہئے کہ ایک طرف تو ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والا بننے کی خدا تعالیٰ سے دعا مانگ رہے ہیں دوسری طرف دنیاداری کی طرف ہماری نظر اس طرح ہے کہ ہم اپنی نمازیں تو چھوڑ دیتے ہیں لیکن اپنے کام کا حرج نہیں ہونے دیتے۔ اللہ تعالیٰ تو کہتا ہے کہ میں رازق ہوں اور اپنی عبادت کرنے والوں کے لئے رزق کے راستے کھولتا ہوں۔ لیکن ہم منہ سے تو یہ کہتے ہیں کہ یہ بات سچ ہے، حق ہے لیکن ہمارے عمل اس کے الٹ چل رہے ہیں۔

اُس وقت جب ایک طرف نماز بلا رہی ہو اور دوسری طرف دنیا کا لالچ ہو، مالی منفعت نظر آ رہی ہو تو ہم میں سے بعض رالیں ٹپکاتے ہوئے مال کی طرف دوڑتے ہیں۔ اس وقت یہ دعوے کھوکھلے ہوں گے کہ ہم ایک خدا کی عبادت کرنے والے ہیں۔ پس جماعت کے ہر طبقے، عورت، مرد، بچے، بوڑھے، جوان، ہر ایک کو اپنا اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود کو مان کر کیا روحانی تبدیلی ہم میں پیدا ہوئی ہے۔ کیا ہماری عبادتوں کے معیار بڑھے ہیں یا وہیں کھڑے ہیں یا گر رہے ہیں، کہیں کمی تو نہیں آ رہی۔ جب ہر کوئی خود اس نظر سے اپنے جائزے لے گا تو انشاء اللہ عبادتوں کے معیار میں یقیناً بہتری پیدا ہو گی۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

’’غرض کہ ہر آن اور پل میں اس کی طرف رجوع کی ضرورت ہے اور مومن کا گزارا تو ہو ہی نہیں سکتا جب تک اس کا دھیان ہر وقت اس کی طرف لگا نہ رہے۔ اگر کوئی ان باتوں پر غور نہیں کرتا اور ایک دینی نظر سے ان کو وقعت نہیں دیتا تو وہ اپنے دنیوی معاملات پر ہی نظر ڈال کر دیکھے کہ کیا خدا کی تائید اور فضل کے سوا کوئی کام اس کا چل سکتا ہے؟ اور کوئی منفعت دنیا کی وہ حاصل کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ دین ہو یا دنیا ہر ایک امر میں اسے خدا کی ذات کی بڑی ضرورت ہے اور ہر وقت اس کی طرف احتیاج لگی ہوئی ہے۔ جو اس کا منکر ہے سخت غلطی پر ہے۔ خدا تعالیٰ کو تو اس بات کی مطلق پرواہ نہیں ہے کہ تم اس کی طرف میلان رکھو یا نہ۔ وہ فرماتا ہے کہ (۔) (سورۃ الفرقان آیت :78) کہ اگر اس کی طرف رجوع رکھو گے تو تمہارا ہی اس میں فائدہ ہو گا۔ انسان جس قدر اپنے وجود کو مفید اور کارآمد ثابت کرے گا اسی قدر اس کے انعامات کو حاصل کرے گا‘‘۔

فرمایا: ’’دیکھو کوئی بیل کسی زمیندار کا کتنا ہی پیارا کیوں نہ ہو مگر جب وہ اس کے کسی کام بھی نہ آوے گا، نہ گاڑی میں جُتے گا، نہ زراعت کرے گا، نہ کنوئیں میں لگے گا تو آخر سوائے ذبح کے اور کسی کام نہ آوے گا‘‘۔

یہاں کے پلے بڑھوں کو شاید تصور نہ ہو، یہاں یہ پرانی چیزیں شاید میوزیم میں پڑی ہوں۔ ہمارے پاکستان ہندوستان وغیرہ میں بیل ابھی بھی پالے جاتے ہیں اور ان کو بڑی توجہ سے پالا جاتا ہے کاشتکاری کے لئے جس سے ہل چلایا جاتا ہے۔ ٹریکٹر اور مشینری وغیرہ تو بہت سے لوگوں کے پاس بہت کم ہے۔ تو فرمایا کہ جب ان کاموں کے لئے بیل پالا جائے گا اگر وہ کام کے قابل نہیں رہا تو سوائے ذبح کرنے کے اور کچھ نہیں ہو گا اور ’’ایک نہ ایک دن مالک اسے قصاب کے حوالے کر دے گا۔ ایسا ہی جو انسان خدا کی راہ میں مفید ثابت نہ ہو گا تو خدا اس کی حفاظت کا ہرگز ذمہ دار نہ ہو گا‘‘۔

فرمایا: ’’ایک پھل اور سایہ دار درخت کی طرح اپنے وجود کو بنانا چاہئے تا کہ مالک بھی خبر گیری کرتا رہے‘‘۔ ایسا درخت بناؤ جس کو پھل لگتے ہوں جس سے سایہ ملتا ہو۔ جس کا کوئی فائدہ ہو۔ اور تبھی تو اس کو پالنے والا اس کی خبر گیری کرے گا۔ ’’لیکن اگر اس درخت کی مانند ہو گا کہ جو نہ پھل لاتا ہے اور نہ پتّے رکھتا ہے کہ لوگ سایہ میں آ بیٹھیں تو سوائے اس کے کہ کاٹا جاوے اور آگ میں ڈالا

جاوے اور کس کام آ سکتا ہے۔ خداتعالیٰ نے انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ اس کی معرفت اور قرب حاصل کرے۔(۔) (الذاریات: 57)۔ جو اس اصل غرض کو مدنظر نہیں رکھتا اور رات دن دنیا کے حصول کی فکر میں ڈوبا ہوا ہے کہ فلاں زمین خرید لوں، فلاں مکان بنالوں، فلاں جائیداد پر قبضہ ہو جاوے تو ایسے شخص سے سوائے اس کے کہ خداتعالیٰ کچھ دن تک مہلت دے کر واپس بلا لے اور کیا سلوک کیا جاوے۔ انسان کے دل میں خداتعالیٰ کے حصول کا ایک درد ہونا چاہئے جس کی وجہ سے اس کے نزدیک وہ ایک قابل قدر شے ہو جاوے گا۔ اگر یہ درد اس کے دل میں نہیں ہے اور صرف دنیا اور اس کے مافیہا کا ہی درد ہے''۔ جو دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس کا ہی درد ہے ''تو آخر تھوڑی سی مہلت پا کر وہ ہلاک ہو جاوے گا۔ خداتعالیٰ مہلت اس لئے دیتا ہے کہ وہ حلیم ہے لیکن جو اس کے حلم سے خود ہی فائدہ نہ اٹھاوے تو اسے وہ کیا کرے۔ پس انسان کی سعادت اسی میں ہے کہ وہ اس کے ساتھ کچھ نہ کچھ ضرور تعلق بنائے رکھے۔ سب عبادتوں کا مرکز دل ہے۔ اگر عبادت تو بجالاتا ہے مگر دل خدا کی طرف رجوع نہیں ہے تو عبادت کیا کام آوے گی۔ اس لئے دل کا رجوع تام اس کی طرف ہونا ضروری ہے''۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 221-222۔ جدید ایڈیشن)

پس انسان کی پیدائش کا یہ مقصد ہے کہ ایک خدا کی عبادت کرو اور یہ سب ہماری اپنی بہتری کے لئے ہے ورنہ اللہ تعالیٰ کو تو ہماری عبادتوں کی ضرورت نہیں ہے۔ اس نے تو ایک مقصد ہمیں بتایا ہے کہ اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرو گے تو میرا قرب پاؤ گے ورنہ شیطان کی گود میں گر جاؤ گے۔ اور جو شیطان کی گود میں گر جائے وہ نہ صرف خداتعالیٰ سے دور چلا جاتا ہے بلکہ کسی نہ کسی رنگ میں معاشرے میں فساد پھیلانے کا بھی باعث بنتا ہے۔ پس اللہ کی عبادت بندوں کے فائدے کے لئے ہے ورنہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے(۔)(سورۃ الفرقان آیت :78) یعنی ان کو بتا دو کہ میرا رب اس کی کیا پرواہ رکھتا ہے اگر تم دعا نہ کرو، اس کی عبادت نہ کرو، اس سے اس کا فضل نہ چاہو۔ اللہ تعالیٰ نے عبادت کرنے کا یہ حکم بھی تمہارے ہی فائدے کے لئے دیا ہے۔

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کو ایک نظارہ دکھایا گیا کہ بہت ساری بھیڑیں ہیں جو ایک لائن میں ذبح کی ہوئی پڑی ہیں اور آواز آتی ہے(۔) (سورۃ الفرقان آیت :78) اور پھر ساتھ ہی یہ کہا گیا کہ تم کیا ہو، گونہہ کھانے والی بھیڑیں ہی ہونا۔ اللہ تعالیٰ کو تمہاری کیا پرواہ ہے۔

پس یہ رؤیا بھی جو حضرت مسیح موعود کا ہے۔ یہ نظارہ بھی جو ہے یہ ہم احمدیوں کو اللہ تعالیٰ کا عبادت گزار بندہ بننے کی طرف توجہ دلانے کے لئے ہے کہ دوسرے لوگ جو اللہ کی عبادت نہیں کرتے تو اللہ کو ان کی پرواہ ہی کیا ہے۔ کوئی ان کی پرواہ نہیں۔ لیکن تم لوگ جو یہ دعویٰ کرتے ہو کہ زمانے کے امام کو ہم نے مانا ہے تم تو اپنی عبادتوں سے غافل نہ ہو۔ تم تو اس نور اور روشنی سے حصہ حاصل کرنے کی کوشش کرو جو حضرت مسیح موعود لے کر آئے ہیں۔ اگر تم نے بھی عبادتوں میں کمزوریاں دکھائیں تو اس نور سے بھی حصہ نہیں ملے گا اور خدا سے بھی دور ہو گے اور جو خدا سے دور ہوا اللہ کو اس کی ذرا بھی پرواہ نہیں ہوتی۔

پس ہمیں چاہئے کہ ہم وہ بے فائدہ بھیڑیں نہ بنیں کہ جن کی خدا کو کچھ بھی پرواہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے ان مقربوں میں شامل ہونے کی کوشش کریں جن کے آنکھ، کان، ہاتھ، اور پاؤں خداتعالیٰ ہو جاتا ہے۔ جن کی خاطر خداتعالیٰ لڑتا ہے۔ جن کو اپنی رحمتوں سے نوازتا ہے۔ ہمارا ہر فعل ایسا ہو جو خدا کی رضا حاصل کرنے والا ہو۔ اس کے لئے جیسا کہ پہلے بتایا ہے محنت کی بھی ضرورت ہے، کوشش کر کے عبادتیں کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کی خاطر خالص ہو کر اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے، اس کا فضل مانگتے ہوئے عبادتوں کی طرف توجہ کریں گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ مدد فرماتا ہے، فرمائے گا انشاء اللہ۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا شرط یہ ہے کہ خالص ہو کر اس کی عبادت کی جائے۔

حضرت مسیح موعود نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ: ''اگر دل صاف کرے اور اس میں کسی قسم کی کجی اور ناہمواری، کنکر پتھر نہ رہنے دے تو اس میں خدا نظر آئے گا''۔

(ملفوظات جلد نمبر 1 صفحہ 347 جدید ایڈیشن)

پس ہمیں چاہئے کہ ہر قسم کے کنکر، پتھر کو دل میں سے نکال دیں اور خدا کا سچا عبادت گزار بنیں۔ جب انسان اس طرح کوشش سے اللہ تعالیٰ کی طرف بڑھتا ہے تو پھر اللہ اس سے زیادہ بڑھ کر اسے اپنے آغوش میں لے لیتا ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں اپنے بندوں کے ساتھ ویسا ہی سلوک کرتا ہوں جیسا وہ میرے بارے میں گمان کرتا ہے اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے۔ اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو مَیں بھی اس کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ مجھے مجلس میں یاد کرتا ہے تو مَیں اس سے بہتر مجلس میں اس کا ذکر کرتا ہوں اور اگر وہ میری طرف بالشت بھر بڑھتا ہے تو مَیں اس کی طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہوں۔ اور جو میری طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہے میں اس کی طرف دو ہاتھ بڑھتا ہوں۔ اور اگر وہ میری طرف چلتے ہوئے آتا ہے تو مَیں دوڑتے ہوئے اس کی طرف جاتا ہوں۔

(بخاری کتاب التوحید۔ باب قول اللہ تعالیٰ ویحذرکم اللّٰہ)

پس ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے کہ اس سے وہ عمل سرزد ہوں اور وہ عبادتیں عمل میں آئیں جو اللہ کی رضا حاصل کرنے والی ہوں۔ جیسا کہ مَیں نے شروع میں کہا تھا حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ میرے آنے کا مقصد ایک خدا کی پہچان اور اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کروانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے جن حکموں پہ ہم نے عمل کرنا ہے ان کا علم کس طرح ہو؟ وہ ہمیں قرآن کریم سے ملتا ہے۔ اس کو غور سے پڑھنے اور سمجھنے سے اس کا علم حاصل ہوگا۔

پس اس طرف بھی ہر احمدی کو توجہ دینی چاہئے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ(۔) (البقرۃ) ۔ یہ وہ کتاب ہے اس میں کوئی شک نہیں، ہدایت دینے والی ہے متقیوں کو۔ پس جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ اپنے ربّ کی عبادت کرو تو تقویٰ میں بڑھو گے۔ اور تقویٰ میں بڑھنے کے لئے قرآن کریم جو خدا کا کلام ہے اس کو بھی پڑھنا ضروری ہے، اس پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ پس تقویٰ اس وقت تک مکمل نہیں ہوگا جب تک قرآن کریم کو پڑھنا اور اس پر عمل کرنا زندگیوں کا حصہ نہ بنالیا جائے۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ''اللہ جلشانہ نے قرآن کریم کے نزول کی علت غائی (۔) قرار دی ہے''۔ یعنی اس کا مقصد متقیوں کے لئے ہدایت ہے'' اور قرآن کریم سے رشد ہدایت اور فیض حاصل کرنے والے بالتخصیص متقیوں کو ہی ٹھہرایا ہے''۔

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 139)

یعنی خاص طور پر جو تقویٰ میں بڑھنے والے ہوں گے وہی قرآن کریم سے رہنمائی حاصل کریں گے۔

ایک حدیث میں آتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بھی کوئی قوم قرآن کریم پڑھنے کے لئے اور ایک دوسرے کو پڑھانے کے لئے خداتعالیٰ کے گھروں میں سے کسی گھر میں اکٹھی ہوتی ہے تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے ان کے گرد حلقے بنا لیتے ہیں۔

(سنن ابی داؤد۔ کتاب الوتر باب فی ثواب قرأۃ القرآن)

پس اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے کے لئے اور فرشتوں کے حلقے میں آنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم میں سے ہر ایک قرآن کریم پڑھے اور اس کو سمجھے، اپنے بچوں کو پڑھائیں، انہیں

تلقین کریں کہ وہ روزانہ تلاوت کریں۔ اور یاد رکھیں کہ جب تک ان چیزوں پہ عمل کرنے کے ماں باپ کے اپنے نمونے بچوں کے سامنے قائم نہیں ہوں گے اس وقت تک بچوں پہ اثر نہیں ہو گا۔ اس لئے فجر کی نماز کے لئے بھی اٹھیں اور اس کے بعد تلاوت کے لئے اپنے پر فرض کریں کہ تلاوت کرنی ہے پھر نہ صرف تلاوت کرنی ہے بلکہ توجہ سے پڑھنا ہے اور پھر بچوں کی بھی نگرانی کریں کہ وہ بھی پڑھیں، انہیں بھی پڑھائیں۔ جو چھوٹے بچے ہیں ان کو بھی پڑھایا جائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قرآن کریم پڑھنے کا طریقہ بھی سکھایا ہے، کس طرح پڑھنا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر صاف صاف پڑھو اور اس کے غرائب پر عمل کرو۔
(مشکوۃ المصابیح)

غرائب سے مراد اس کے وہ احکام ہیں جو اللہ تعالیٰ نے فرض کئے ہیں اور وہ احکام ہیں جن کو کرنے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ جب قرآن کریم اس طرح ہر گھر میں پڑھا جا رہا ہوگا، غور ہو رہا ہوگا، ہر حکم جس کے کرنے کا خدا تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے اس پر عمل ہو رہا ہوگا اور ہر وہ بات جس کے نہ کرنے کا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اس سے بچ رہے ہوں گے، اس سے رک رہے ہوں گے تو ایک پاک معاشرہ بھی قائم کر رہے ہوں گے۔ عبادتوں کے معیاروں کے ساتھ ساتھ آپ کے اخلاق کے معیار بھی بلند ہو رہے ہوں گے۔ آپس کی رنجشیں دور کرنے کی بھی کوشش ہو رہی ہوگی۔ جھوٹی اناؤں اور عزتوں سے بھی بچ رہے ہوں گے۔ تقویٰ پر قدم مارتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی بھی آپ کوشش کر رہے ہوں گے۔ اگر ایک شخص بظاہر نمازیں پڑھنے والا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے جو قرآن کریم میں احکامات دیئے ہیں ان پر عمل نہیں کر رہا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ ایسے نمازیوں کی نمازوں کو ان کے منہ پر مارتا ہے۔ یہی نمازیں ہیں جو نمازیوں کے لئے لعنت بن جاتی ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے بھی ان عبادتوں کا ذکر کیا ہے جو تقویٰ میں بڑھاتی ہیں۔ اور تقویٰ بڑھتا ہے ان احکامات پر عمل کرنے سے جو قرآن کریم نے بیان فرمائے ہیں۔ جن کی تعداد حضرت مسیح موعود نے پانچ سو یا سات سو بتائی ہے۔ اور آپ نے فرمایا کہ جو ان حکموں پر عمل نہیں کرتا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ پس یہ ہوشیاری یا چالاکی کسی کام نہیں آئے گی۔ بعض لوگوں کو اپنی علمیت پہ بڑا ناز ہوتا ہے اور دوسروں کے علم کا استہزاء کر رہے ہوتے ہیں۔ یا کسی اور بات کا بڑا فخر ہے اس پر استہزاء ہو رہا ہوتا ہے مذاق اڑا رہے ہوتے ہیں۔ تو چاہے وہ قرآن کریم کا علم ہو یا کوئی اور علم ہو کیونکہ یہ علم جو ہے یہ تقویٰ سے عاری ہوتا ہے اس لئے اس علم کی بھی اللہ تعالیٰ کو کوئی پرواہ نہیں جو اس نے حاصل کیا ہے۔ بے فائدہ علم ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ ان احکامات پر عمل کرو۔ اگر صرف پڑھ لیا دوسروں کو بتا دیا اور خود عمل نہ کیا تو ایسے لوگوں کو قرآن ہدایت نہیں دیتا۔ ہدایت بھی تقویٰ کے ساتھ مشروط ہے اور عبادت کرنے کا بھی اس لئے حکم دیا تا کہ تم تقویٰ میں ترقی کرو۔ پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ تقویٰ کے حصول کے لئے عبادت کرے اور تقویٰ کے حصول کے لئے ہی قرآن کریم پڑھے اور پڑھائے، قرآن کریم کے احکامات پر عمل کرنے والا بنے۔

اب مثلاً قرآن کریم کا ایک حکم آپس میں محبت اور پیار کی فضا پیدا کرنا ہے اور دوسروں کو اچھی بات کہنا ہے، نرمی اور پیار سے بات کرنا ہے۔ چبھتی ہوئی اور کڑوی بات نہ کرنے کا حکم ہے جس سے دوسروں کے جذبات کو تکلیف ہو۔ جیسا کہ فرمایا ہے (۔) یعنی لوگوں سے نرمی اور پیار سے بات کیا کرو۔ ایسے طریقے سے جن سے کسی کے جذبات کو تکلیف نہ پہنچے۔ معاشرے میں اکثر جھگڑے زبان کی وجہ سے ہی ہوتے ہیں۔ اسی لئے حدیث میں آیا ہے کہ اس عضو کو سنبھال لو تو جہنم سے بچ جاؤ گے۔ یہ بھی جہنم میں لے جانے کا ایک ذریعہ ہے۔ بعض لوگ بڑے نرم انداز میں باتیں کر دیتے ہیں جو کسی کی برائی ظاہر کر دے۔ یا بڑے آرام سے نرم الفاظ میں کوئی چبھتی ہوئی بات کر دی۔ اور کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے تو بڑے آرام سے بات کی تھی۔ دوسرا شخص ہی بھڑک گیا ہے۔ اس کو پتہ نہیں کیا تکلیف ہوئی۔ تو یہ چالاکیاں بھی کسی کے سامنے کھو گے تو شاید دنیا کے فیصلہ کرنے والوں کی نظر سے تو بچا لیں گی، لیکن اللہ تعالیٰ جو دلوں کا حال جانتا ہے اس کو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔

پس ایک احمدی کو باریکی میں جا کر اپنی اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر آپ یہ کر لیں گے تو ان ملکوں میں بھی اور دنیا میں ہر جگہ جہاں احمدیوں کے چھوٹی چھوٹی باتوں پر جھگڑے ہوتے ہیں، رنجشیں پیدا ہوتی ہیں، دلوں میں بغض اور کینے پلتے بڑھتے ہیں ان کی اصلاح ہو جائے گی۔ پس اپنی اصلاح کے لئے قرآن کریم کو غور سے پڑھیں اور اس کے احکامات کو زندگیوں کا حصہ بنائیں ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس انذار کے نیچے بھی آ سکتے ہیں۔

ایک روایت ہے حضرت زیاد بن لبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خوفناک چیز کا ذکر کر کے فرمایا کہ ایسا اس وقت ہوگا جب دین کا علم مٹ جائے گا۔ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! علم کیوں کر مٹ جائے گا جبکہ ہم قرآن پڑھ رہے ہیں اور اپنی اولاد کو پڑھا رہے ہیں اور ہمارے بیٹے اپنی اولاد کو پڑھاتے رہیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آفرین ہے زیاد! میں تمہیں مدینہ کا انتہائی سمجھدار آدمی سمجھتا تھا۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ یہود و نصاریٰ انجیل کی کتنی تلاوت کرتے ہیں مگر ان کی تعلیمات پر کچھ بھی عمل نہیں کرتے۔ (سنن ابن ماجہ)

پس اس زمانے میں حضرت اقدس مسیح موعود کے ذریعے دین کا علم دوبارہ قائم ہوا ہے۔ یہ روشنی اور نور ہمیں دوبارہ ملا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ نور اور روشنی دوبارہ میسر فرمائی ہے۔ اگر اپنے آپ کو بدلیں گے نہیں تو صرف قرآن کریم پڑھنا کوئی فائدہ نہیں دے گا۔ اور پھر ایسے لوگوں سے جو عمل نہیں کرتے حضرت مسیح موعود نے بھی بیزاری کا اظہار فرمایا ہے کہ مجھ سے تمہارا کوئی حصہ نہیں۔ ایسے لوگوں کے بارے میں فرمایا کہ وہ کاٹے جائیں گے۔

حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ''اصل یہی ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں سکھایا ہے جب تک (۔) قرآن کریم کے پورے متبع اور پابند نہیں ہوتے وہ کسی قسم کی ترقی نہیں کر سکتے۔'' اور آج دیکھ لیں کہ ان کا یہی حال ہے ہر جگہ سے ماریں پڑ رہی ہیں۔ ان کے ملکوں میں آ کر غیر ان کو مار رہے ہیں۔ صرف اس لئے کہ پابندی نہیں ہے۔ فرمایا کہ: ''جس قدر وہ قرآن شریف سے دور جا رہے ہیں اسی قدر وہ ترقی کے مدارج اور راہوں سے دور جا رہے ہیں۔ قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے''۔
(ملفوظات جلد 4۔ صفحہ 379۔ جدید ایڈیشن)

پس ہر احمدی اپنے جائزے لے، غور کرے، گھروں میں اپنے بیوی بچوں کے جائزے لے۔ مائیں بچوں کو شروع سے ہی اس کی اہمیت سے آگاہ کریں۔ ہر روز کی تلاوت کے بعد جائزہ لینا چاہئے کہ اس میں بیان کردہ جو حکم ہیں، اوامر و نواہی ہیں کرنے اور نہ کرنے کی باتیں ہیں۔ ہم کس حد تک ان پر عمل کر رہے ہیں۔ تبھی ہم اپنی اصلاح کی کوشش کر سکتے ہیں۔ پس دعا کے ساتھ اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں: ''یہ میری نصیحت ہے جس کو میں ساری نصائح کا مغز سمجھتا ہوں۔ قرآن شریف کے تیس سپارے ہیں۔ اور سب کے سب نصائح سے لبریز ہیں لیکن ہر شخص نہیں جانتا کہ ان میں سے وہ نصیحت کون سی ہے جس پر اگر مضبوط ہو جاویں اور اس پر پورا عملدرآمد کریں تو قرآن کریم کے سارے احکام پر چلنے اور اس کی ساری منہیات سے بچنے کی توفیق مل جاتی ہے۔ مگر میں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہ کلید اور قوت دعا ہے''۔ یعنی اس کی چابی اور طاقت دعا ہے۔ ''دعا کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ میں یقین رکھتا ہوں اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ پھر اللہ تعالیٰ ساری مشکلات کو آسان کر دے گا''۔
(ملفوظات جلد نمبر 7 صفحہ 193-194)

اللہ کرے کہ ہم جو اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود کی جماعت سے منسوب کرتے ہیں۔ آپ کی خواہش کے مطابق اللہ تعالیٰ کے عبادت گزار بندے بھی بن جائیں اور اس کے حکموں پر عمل کرنے والے بھی ہوں۔ قرآن کریم کو سمجھ کر پڑھنے والے بھی ہوں۔ اس کے حکموں پر عمل کرنے والے بھی

ہوں اور جہاں ہماری سمجھ میں اور ہمارے عمل میں روک پیدا ہو وہاں خدا کے آگے جھکیں اس کے حقیقی عابد بنتے ہوئے اس سے راہنمائی چاہیں۔ اس سے عرض کریں کہ اے خدا تو نے ہی کہا ہے کہ خالص ہو کر میرے آگے جھکو تو میں راہنمائی کروں گا اور ہدایت دوں گا۔ ہم ہدایت کے طلبگار ہیں۔ جب اس طرح دعائیں ہوں گی تو یقیناً اللہ تعالیٰ مدد فرمائے گا۔

یہ جلسے کے دن جن میں خدا تعالیٰ نے آپ کو ایک روحانی ماحول میسر فرمایا ہے ان میں اپنی عبادتوں کے معیاروں کو بھی بڑھائیں۔ حقیقی تقویٰ کا ادراک حاصل کرنے کی کوشش کریں، فہم حاصل کرنے کی کوشش کریں، سمجھنے کی کوشش کریں۔ ان جلسے کے دنوں میں مختلف موضوعات پر تقاریر ہوں گی۔ جن کا محور تو وہی ایک ہوتا ہے کہ تقویٰ۔ ان سے بھی فائدہ اٹھائیں اور اپنے علاوہ اپنے بیوی بچوں کو بھی اس امر پر قائم کریں کہ ہم نے ان تین دنوں میں روحانیت میں ترقی کرنے کی کوشش کرنی ہے۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ جلسہ کوئی دنیاوی میلہ نہیں ہے۔ اس لئے یہ نہ ہو کہ آپ لوگ جو مختلف جگہوں سے آئے ہوئے ہیں، مختلف ملکوں سے آئے ہوئے ہیں۔ بعض واقف کافی دیر بعد ایک دوسرے کو ملے ہوں گے کہ اپنی محفلیں جما کر چھوٹی چھوٹی ٹولیوں میں باتیں کرتے رہیں اور جلسے سے فائدہ نہ اٹھائیں۔ بلکہ جلسے سے ہر ایک کو جو شامل ہونے والا ہے بھرپور فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہئے اور جب بھرپور فائدہ اٹھائیں گے تو تبھی حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کے وارث بھی بنیں گے۔ اللہ کرے کہ آپ سب اس جلسے کی برکات سے فیض حاصل کرنے والے ہوں۔ (آمین)

آر۔ایس۔بھٹی

انجیر کی اقتصادی اہمیت وفوائد

انجیر وہ واحد پھل ہے جس کا عربی زبان میں نام یعنی التین قرآن کی ایک سورۃ کا عنوان بنا۔ اس کا نباتاتی نام Ficus Carica ہے۔ اس کا آغاز مغربی ایشیا سے ہوا اور پھر انسانوں نے ساری دنیا میں پھیلا دیا۔ اس کی باقیات ان علاقوں سے بھی ملی ہیں جن کی تاریخ کم از کم 5000 قبل مسیح پرانی ہے۔ اس کا شمار دنیا کی اہم فصلوں میں ہوتا ہے، 1990ء کے ایک سروے کے مطابق اس کی سالانہ پیداوار ایک ملین ٹن ہے۔ دنیا کی 30 فیصد انجیر ترکی پیدا کرتا ہے۔ اور قریباً 40 فیصد انجیر خشک حالت میں فروخت ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ تازہ اور ڈبوں میں محفوظ شدہ انجیر بھی استعمال کی جاتی ہے۔ دوسرے اہم پیداواری ملکوں میں مصر، مراکش، سپین، یونان، کیلیفورنیا، اٹلی، شام، تیونس، لیبیا، اور عراق شامل ہیں۔

موافق ماحول

اس کی اچھی پیداوار گرم اور خشک علاقوں میں ہوتی ہے۔ اس کا پھل پکنے کے دوران اگر بارش ہو جائے تو پھٹ جاتا ہے۔ انجیر کی اچھی دیکھ بھال کی جائے تو مرطوب اور ٹھنڈے علاقوں میں پھل دے سکتا ہے۔ نسبتاً گرم علاقوں میں بیماریاں پھیلنے کا رجحان کم ہو جاتا ہے۔

درخت

انجیر کا درخت 50 فٹ تک بلند ہو سکتا ہے۔ لیکن عام طور پر اس کی لمبائی 10 سے 30 فٹ تک جاتی ہے۔ اس کی شاخیں مضبوط اور بل دار ہوتی ہیں۔ اور لمبائی کے رخ زیادہ بڑھنے کی بجائے زیادہ پھیلاؤ رکھتی ہیں۔ اس کی لکڑی کمزور ہوتی ہے اور جلدی خراب ہو جاتی ہے۔ اس کی ٹہنیاں گودے والی ہوتی ہیں۔ جس کا رس انسانی جلد پر سوزش پیدا کرتا ہے۔ اس کے پتے چمکدار سبز رنگ کے اور بڑے ہوتے ہیں۔ اس کے چھوٹے پھول آسانی سے دکھائی نہیں دیتے۔

عام انجیر کے پھول مادہ ہوتے ہیں اور ان کی پولی نیشن کی ضرورت نہیں ہوتی لیکن اس کی تین مختلف قسمیں ہوتی ہیں۔ جن میں پولی نیشن کیڑے مکوڑوں کے ذریعے ہوتی ہے۔

انجیر کی پہلی فصل موسم بہار میں لگتی ہے اور دوسری موسم خزاں کے اوائل میں جسے Main crop کہا جاتا ہے۔ زیادہ ٹھنڈے علاقوں میں اس کی پہلی فصل ٹھنڈے تھپیڑوں کی وجہ سے ضائع ہو جاتی ہے۔ انجیر عموماً تین سال میں پھل دینا شروع کر دیتا ہے۔ اس کا پھل گہرے سبز یا براؤن رنگ کا ہوتا ہے پکتے ہوئے پھل کا چھلکا سخت ہوتا ہے، اور اکثر پکنے کے بعد پھٹ جاتا ہے۔ اور اندر سے گودا نظر آنے لگتا ہے۔ اندرونی سفید چھلکے میں جیلی کی طرح کا گودا ہوتا ہے جس میں کثرت کے ساتھ بیج ہوتے ہیں۔ بیج تعداد میں زیادہ اور عموماً کھوکھلے ہوتے ہیں۔ لیکن خشک پھل کے بیجوں کا ذائقہ خشک میوہ جات سا ہو جاتا ہے۔ انجیر کو پکنے کے لئے سارا دن سورج کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر بہت زیادہ کانٹ چھانٹ کی جائے تو اس سے پھل کی پیداوار متاثر ہوتی ہے۔ اس کی جڑیں دور دور تک پھیل جاتی ہیں۔

اقتصادی اہمیت

مستقبل میں اس کی اقتصادی اہمیت بڑھنے کا امکان ہے۔ عالمی منڈی میں تازہ انجیر کی مانگ بڑھ رہی ہے۔ جبکہ خشک انجیر کی مانگ بھی برقرار ہے۔ یورپ کے بہت سے ملکوں، ایشیا، شمالی امریکہ اور کیلیفورنیا میں انجیر کو خشک کرنے اور ڈبوں میں محفوظ کرنے کی صنعت بہت اہم صنعتوں میں سے ہے۔ گوئٹے مالا میں ان کو شمسی طریقے (Solar-dry) سے خشک کرنے کو اہمیت دی جاتی ہے۔ اس طریقے میں پہلے پھل کو درخت پر ہی پکنے اور خشک ہونے دیا جاتا ہے۔ پھر سلفر کی بھاپ آدھے گھنٹے تک دی جاتی ہے۔ پھر اسے سورج کی روشنی میں پانچ سے سات دن تک رکھا جاتا ہے۔ اور متواتر الٹایا پلٹایا جاتا ہے تا کہ یہ ہموار طور پر سوکھ جائے۔

استعمال

اسے لمبے عرصے تک محفوظ رکھنے کے لئے ہم وزن انجیر اور چینی لے کر اس وزن کا چھٹا حصہ اس میں لیموں جوس (اگر 3 کپ انجیر ہے تو آدھا کپ لیموں جوس) ڈال کر 15 سے 20 منٹ تک ابالیں اور کسی جار میں محفوظ کر لیں۔ انجیر کو محفوظ رکھنے کا یہ طریق صدیوں سے استعمال ہو رہا ہے۔ لوگ اس کو جیم، مارملیڈ اور پیسٹ وغیرہ بنا کر بھی محفوظ رکھتے ہیں۔ اسے کریم اور چینی کے ساتھ ملا کر بھی پیش کیا جا سکتا ہے۔ انجیر بہت سے کھانوں میں بھی استعمال ہوتی ہے۔

اس کے بیجوں کا تیل کھانوں وغیرہ میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اور جنوبی فرانس میں اس کے پتے پرفیوم کا مواد فراہم کرنے میں بھی استعمال کئے جاتے ہیں۔

طبی فوائد

اس کا Latex طبی نقطہ نظر سے بہت فائدہ مند ہے (بعض درختوں سے گوند کی قسم کا ایک مادہ نکلتا ہے اسے لیٹکس کہتے ہیں)۔ Latex کو مسوں، جلدی السروں اور زخموں پر بیرونی طور پر استعمال کیا جاتا ہے جبکہ جلاب کے طور پر استعمال بھی کیا جاتا ہے۔ لاطینی امریکہ میں اسے زخموں پر استعمال کیا جاتا ہے۔ انجیر کے پھل کو ابال کر غرارے کرنے سے گلے کی سوجن کو آرام ملتا ہے۔ انجیر کو دودھ میں ابال کر سوجے ہوئے مسوڑھوں کے گرد باندھنے سے آرام آتا ہے۔ ٹیومرز پر انجیر کو مرہم کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ تازہ اور خشک دونوں قسم کی انجیریں عرصہ دراز سے قبض کشا کے طور پر استعمال ہوتی رہی ہیں اس کے پتوں کو ابال کر اس کا پانی ذیابیطس کے مریضوں کے لئے مفید ہے۔ انجیر میں کیلشیم کی وافر مقدار ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر اسے دمے کے مریضوں کے لئے بھی مفید بتاتے ہیں۔ رات کو چند انجیریں لے کر انہیں گرم پانی سے دھولیں اور بھگو دیں۔ صبح نہار منہ انجیر کھا لیں اور پانی پی لیں۔ چند دن یہ نسخہ استعمال کریں۔ دمہ کے لئے اچھا ہے۔

دارالامان کی آرزو

قریہ بہ قریہ کُو بکُو
دلکش نظارے چار سُو
لمحہ بہ لمحہ! قربتیں
بندہ و آقا دُو بدُو
اِک خوبرو کے شہر میں
بٹتے رہے جام و سبو
حمد و ثنا صبح و مسا
رب الوریٰ کی جستجو
یہ سارے رنگ ہوتے سوا
ہم تم جو ہوتے رُوبَرُو
نہ تھا یہ حال خستہ جاں
باقی تو سب تھا ہو بہو
دل میں مچلتی رہ گئی
دارالاماں کی آرزو

ڈاکٹر عمران احمد

سادہ زندگی

خدمت دیں کا تقاضا ہے کہ ہم سادہ رہیں
سرور کونین کا ہم اختیار اسوہ کریں
سادگی کے حکم میں مضمر ہے یہ درس عمل
دین کی خاطر جیئں ہم دین کی خاطر مریں

(چوہدری شبیر احمد)

تعارف کتب

قادیان دارالامان

بزبان اردو و انگریزی

مصنف: عبدالرشید آرکیٹیکٹ
سن اشاعت: دسمبر 2005ء
مطبع: پرنٹ ویل امرتسر
صفحات اردو ایڈیشن: 86
صفحات انگریزی ایڈیشن: 68

قادیان دارالامان جماعت احمدیہ کا دائمی مرکز اور احمدیوں کے لئے ایک متبرک مقام ہے۔ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ساتھ 19 ویں صدی کے روحانی بادشاہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے ہندوستان میں اپنی بستی قادیان کو ایک ایسے روحانی مقام پر کھڑا کر دیا جس کے روحانی خزائن کبھی ختم نہیں ہوں گے اور حقیقتاً اس بستی میں جا کر روحانیت کے ڈھیروں ڈھیر اموال و خزائن ہم حاصل کرتے ہیں۔ اس بستی کے چپہ چپہ نے ان برکات کو پایا ہے جہاں جہاں حضرت مسیح موعود کے قدم مبارک ثبت ہوئے۔ پھر نہ صرف حضور اقدس کی زندگی یہاں گزری بلکہ اس بستی میں حضور نے وہ سب دعائیں کیں جن سے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت نے پھر بنی نوع انسان پر رجوع کیا اور پھر اسی سرزمین نے حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کو قبول اور پورا ہوتے بھی دیکھا اور یہی وہ سرزمین ہے جو کہ ان ہزارہا معجزات اور نشانات کی گواہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائے۔

ہر احمدی کو قادیان جانے کی بار بار خواہش ہوتی ہے۔ یہاں کی گلیاں، بازار، مکانات، مقدس مقامات ان گنت ہیں جو آپ کو اپنی طرف کھینچتی ہیں۔ قادیان جانے سے پہلے اس کی ہر جگہ کا تفصیلی تعارف ضروری ہے۔ بصورت دیگر اس روحانی بستی سے مکمل استفادہ مشکل ہوگا۔ مکرم عبدالرشید صاحب آرکیٹیکٹ لندن نے اس مشکل کو آسان کیا ہے اور ایک خوبصورت کتاب بعنوان قادیان دارالامان اردو اور انگریزی زبان میں شائع کی ہے جو قادیان کے پس منظر سے لے کر ایک ایک جگہ کے تعارف پر مشتمل ہے۔ رنگین تصاویر اور نقشوں سے مزین یہ کتاب ان احباب کے لئے بہت فائدہ مند ہے جو ابھی تک اس بستی کا دیدار نہیں کر سکے اور اس کتاب سے وہ بھی مستفید ہو سکتے ہیں جو اس دیار حبیب کو دیکھ آئے ہیں۔

مصنف نے اس سے قبل چند سال پہلے قادیان کے تعارف پر قدرے ضخیم کتاب تالیف کی تھی۔ اب یہ کتاب 86 صفحات پر مشتمل قیمتی مواد لئے ہوئے ہے۔ کتاب کے آغاز میں دوسرے ممالک سے آنے والے احباب کے لئے قادیان پہنچنے کا طریقہ درج کیا گیا ہے۔ نقشہ کے ساتھ قادیان کا تاریخی پس منظر لکھنے کے ساتھ ساتھ حضرت مسیح موعود کے اس شہر کے بارے میں ارشادات بھی موجود ہیں۔ دارالمسیح کے سطح زمین، پہلی اور دوسری منزل پر موجود مقدس مقامات، بیت اقصیٰ، مہمان خانہ، بہشتی مقبرہ، قادیان کی بیوت الذکر، محلّہ جات اور قادیان کے دوسرے مقامات کی فہرست اور تفصیلات موجود ہیں۔ 1883ء میں تعمیر ہونے والی بیت مبارک، 1885ء میں وقوع پذیر ہونے والا سرخ چھینٹوں کا نشان، 1903ء میں بنایا جانے والا بیت الدعا، 1875ء میں تعمیر ہونے والی بیت اقصیٰ، 1916ء میں مکمل ہونے والا مینارۃ المسیح، کے علاوہ دیوار، گول کمرہ، کنواں صحن دارالمسیح، مہمان خانہ، مدرسہ تعلیم الاسلام، تعلیم الاسلام کالج وغیرہ کی تفصیلات دعوت مطالعہ دے رہی ہیں۔

حضرت مسیح موعود 22 جنوری 1886ء کو ہوشیار پور تشریف لے گئے اور چلہ کشی کے نتیجہ میں مصلح موعود اور پردہ غیب کے پیچھے جماعت کے شاندار مستقبل کے متعلق بھاری بشارتیں پانے کے بعد 17 مارچ 1886ء کو بانیل مرام واپس قادیان پہنچے۔ اس عظیم الشان واقعہ کا تذکرہ بھی کتاب ہذا کی زینت ہے۔ حضرت مسیح موعود کا آبائی قبرستان، دارالبیعت لدھیانہ، حضرت مسیح موعود کا باغ اور بہشتی مقبرہ کے قیام کی تفصیلات بھی نقشہ جات کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔ یہ کتاب گویا قادیان کا مختصر انسائیکلوپیڈیا ہے جس میں آپ کے لئے ہر قسم کی معلومات مہیا کی گئی ہیں۔ قادیان کے اہم مقامات نئی تعمیر ہونے والی عمارات اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے 1991ء میں ورود مسعود کی تصاویر شامل بھی ہیں۔ اس اہم کتاب کا الگ انگریزی ترجمہ پر مشتمل ایڈیشن بھی شائع کیا گیا ہے تاکہ غیر ملکی احمدی احباب بھی قادیان کے بارے میں قیمتی معلومات حاصل کر لیں۔ اللہ تعالیٰ مصنف کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ (ایف۔شمس)

درخواست دعا

مکرم فخر احمد صاحب ابن مکرم میاں طارق محمود صاحب میاں کرنسی ایکسچینج آنت کے آپریشن کی وجہ سے صاحب فراش ہیں کمزوری بہت زیادہ ہے فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں احباب سے دردِ دل سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ معجزانہ شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

مکرم مصطفیٰ تبسم صاحب کارکن الفضل ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میرے ماموں محترم علی محمد صاحب دارالعلوم جنوبی بشیر ربوہ دو عشروں سے مختلف عوارض کی وجہ سے سخت علیل ہیں کمزوری، تکلیف اور ضعف کی شکایت ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

کم وعدہ کرنے والوں کو نصیحت

سیدنا حضرت مصلح موعود نے تحریک جدید کے وعدہ کے متعلق ہمیشہ یہی نصیحت فرمائی کہ وعدہ حیثیت سے کم پیش کرنا مناسب نہیں۔ چنانچہ آپ نے ایک موقع پر فرمایا:۔

”جنہوں نے اپنی آمدنی کے مطابق چندے نہیں لکھوائے ان کو بھی میں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے چندے اپنی آمدنی کے مطابق کر لیں۔ نادہندہ وہ ہے جس نے ہمیشہ اپنی حیثیت سے کم وعدہ کیا۔ جب انسان پوری قربانی نہیں کرتا تو خدا تعالیٰ کے فرشتے اس میں زور اور طاقت پیدا نہیں کرتے۔ جو لوگ اپنی حیثیت سے زیادہ وعدے لکھواتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فرشتے ان کی مدد کرتے ہیں۔“ (خطبہ جمعہ 4 دسمبر 1953ء)

(وکیل المال اول تحریک جدید)

درخواست دعا

مکرمہ فریدہ تنویر صاحبہ دارالعلوم غربی خلیل ربوہ تحریر کرتی ہیں کہ میرا نواسہ جاذب احمد ابن مکرم رفیق احمد صاحب بخار کی وجہ سے علیل ہے اور جرمنی میں ہسپتال میں داخل ہے۔ احباب جماعت سے بچے کے لئے شفاء کامل و عاجل کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم قیصر محمود گوندل صاحب سیکرٹری تحریک جدید حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں کہ ان کے ایک عزیز مکرم صلاح الدین صاحب گوندل جوہر ٹاؤن لاہور کی اہلیہ محترمہ نوشابہ صلاح الدین صاحب مورخہ 23 نومبر 2005ء کو حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گئی ہیں۔ آپ کا جنازہ مکرم محمد الیاس صاحب صدر حلقہ جوہر ٹاؤن لاہور نے اسی دن پڑھایا۔ اور احمدیہ قبرستان میں تدفین کے بعد دعا کروائی۔ مرحومہ مکرم عبداللطیف صاحب کی بیٹی اور مکرم میاں محمد اقبال صاحب کی بہو تھیں۔ آپ رفیق حضرت مسیح موعود حضرت میاں گلاب دین صاحب سیالکوٹ کی نسل سے تھیں۔ آپ نے اپنے پیچھے اپنے خاوند کے علاوہ ایک بیٹا مکرم خرم شہزاد صاحب نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ لاہور اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ آپ مہمان نواز اور نیک خاتون تھیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو غریق رحمت فرمائے آپ کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ نیز پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم رانا منیر احمد صاحب دارالعلوم غربی صادق ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میرے بڑے بیٹے مکرم منظور احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے یکم فروری 2006ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچے کا نام منصور احمد عطا فرمایا ہے۔ بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ بچہ مکرم رانا عبدالرزاق صاحب ککی نو ضلع جھنگ کا نواسہ اور خاکسار کا پہلا پوتا ہے۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک صالح اور دین کا حقیقی خادم بنائے۔ آمین

تعطیل

9-10 محرم الحرام 1427 ہجری بمطابق 8-9 فروری 2006ء کو سرکاری تعطیل ہونے کی وجہ سے روزنامہ الفضل شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد، طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
موسم سرما میں طاقت و توانائی کیلئے معیاری دوائیں
زد جام عشق، شباب آور موتی، نواب شاہی گولیاں، معجون فلاسفہ، تاخیری، روحانی خاص
ہمدردانہ مشورہ کامیاب علاج
مطب ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6211434-6212434 Fax:047-6213966

ربوہ میں طلوع وغروب 7 فروری	
طلوع فجر	5:32
طلوع آفتاب	6:56
زوال آفتاب	12:23
غروب آفتاب	5:50

درخواست دعا

مکرمہ امۃ النور صاحبہ دارالفتوح شرقی ربوہ لکھتی ہیں کہ میری والدہ محترمہ امۃ الغفور صاحبہ اہلیہ مکرم شیر محمد صاحب (مرحوم) شوکت خانم ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ موصوفہ کی صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

البشیرز معروف قابل اعتماد نام
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات اب پیج کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
فون شوروم چوکی 047-6214510-049-4423173

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
افضل جیولرز چوک یادگار ربوہ
فون شوروم 047-6213649 فون 047-6211649

ترقی کی جانب ایک اور قدم نام ہی کافی ہے
کاشف جیولرز گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون شوروم 047-6215747 فون 047-6211649

جائیداد کی خریدوفروخت کا با اعتماد ادارہ
گجر پراپرٹی سنٹر
فون آفس: 047-6215857
اقصیٰ چوک بیت الاقصیٰ بالمقابل گیٹ نمبر 6 ربوہ
طالب دعا: شبیر احمد گجر
موبائل: 0301-7970410-0300-7710731

ڈیلران: ریفریجریٹر، ڈیپ فریزر سپلٹ AC ونڈو AC واشنگ مشین کوکنگ رینج، کلر TV
نیشنل الیکٹرونکس
ڈاؤلینس، پیل
ویوز، فلپس ایل جی
سام سنگ سپر ایشیاء۔ انڈس
احمدی احباب کیلئے خاص رعایت ہم آپ کے منتظر ہوں گے
طالب دعا: منصور احمد
لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور فون 7223228-7357309

پلاٹ، کوٹھیاں، رقبہ جات، لاہور، گوادر وغیرہ
علی اسٹیٹ
ALi EXPORT & IMPORT
Rice & Bed sheets
SHAHKAR TRADERS.
HEAD OFFICE: 459-G4, JOHAR TOWN, LAHORE
TEL: 92-42-5028290-91-5302046
Germany: tel 00496155823270
E-mail: alishahkar5@yahoo.com
پروپرائٹر: چوہدری محمود احمد
0300-4358976-0301-4025121

ضرورت سٹاف میٹرک پاس فی میل سٹاف کی ضرورت ہے۔
مریم میڈیکل سنٹر یادگار چوک ربوہ
فون: 047-6213944-6214499

ڈیلر:۔ فریج، ائیر کنڈیشنر
ڈیپ فریزر، کوکنگ رینج
واشنگ مشین ڈیزرٹ کولر، ٹیلی ویژن
فخر الیکٹرونکس
ہم آپ کے منتظر ہونگے
1۔ لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ لاہور
احمدی بھائیوں کے لئے خصوصی رعایت
طالب دعا: شیخ انوار الحق، شیخ منیر احمد
فون: 7223347-7239347-7354873

عثمان الیکٹرونکس اینڈ موبائل کارنر
042-7353105
ہر کمپنی کے موبائل، یونیورسل چارجر Universal Sim Connections کارڈ ارزاں نرخوں پر دستیاب ہیں
1۔ لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
طالب دعا: ذیشان قمر
Email: uepak@hotmail.com

لاہور، کراچی، ڈیفنس لاہور اور گوادر میں جائیداد کی خریدوفروخت کا با اعتماد ادارہ
عمر اسٹیٹ
Real Estate Consultants
فون 0425301549-50
موبائل: 0300-9488447
ای میل umerestate@hotmail.com
452.G4 مین بلیوارڈ، جوہر ٹاؤن II لاہور
پروپرائٹر: چوہدری اکرم

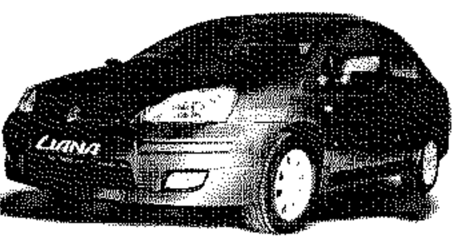

SUZUKI
Life in a New Age with
LIANA
Booking Open
Car financing & leasing available
Sunday Open, Friday Closed
MINI MOTORS 5873197 5712119
54-Industrial Area, Gulberg III, Lahore. 5873384

نئی پرانی گاڑیوں کا مرکز
محمود موٹرز
رابطہ: مظفر محمود
فون: 5162622 • 5170255
555A مولانا شوکت علی روڈ نزد جناح ہسپتال فیصل ٹاؤن لاہور

شواب 6X بائیو سالٹ پوٹینسی میں دستیاب ہے
ایف بی ہومیوپیتھک اینڈ جنرل سٹورز
طارق مارکیٹ ربوہ PH: 047-6212750

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار: موسم سرما صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور

پاکستان الیکٹرونکس
سپیشل شادی پیکج RS: 49900/-
سپیشل آفر:۔ موٹر سائیکل کے ساتھ خوبصورت ہیلمٹ فری۔ خوبصورت دیدہ زیب طاقتور اور پائیدار
راوی موٹر سائیکل 70CC نقد اور آسان اقساط میں دستیاب ہے 1 سالہ وارنٹی کے ساتھ
آپ کا اعتماد ہماری پہچان
پاکستان بھر میں ڈلیوری کا بندوبست موجود ہے۔ (ویزا کارڈ کی سہولت موجود ہے)
042-5124127
042-5118557
Mob: 0300-4256291
طالب دعا: منصور احمد ساجد (PEL: سائنٹفک ٹیکنیکل)
ایڈریس: 26/2/C1 نزد غوثیہ چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور

شوگر میٹر اور ہر قسم شوگر میٹر کی سٹرپس، ڈیجیٹل بلڈ پریشر میٹر، نیبولائزر، سرجیکل آلات، ہسپتال فرنیچر، ہسپتال کا سامان، سٹنگ آلات، ٹیسٹ کٹ، پروسو بیٹ جانچ مشین، آلہ سماعت، وہیل چیئرز، کموڈ چیئرز
کلینکل لیبارٹری کا مکمل سامان
طاہر سرجیکل اینڈ سائنٹیفک ٹریڈرز
سٹی روڈ بلاک نمبر 10 سرگودھا پروپرائٹر: ظہیر احمد طاہر
فون 048-3726395-0483001316-0333-6781330

C.P.L 29-FD

IELTS/TOEFL/German Language
Do you want to get higher education in foreign Universities?
If yes then join classes for IELTS/TOEFL/German, O/A level math.
Hostel Facility for the students of other cities especially from Rabwah
Education concern ®
Mr. Farrukh luqman Mr. Muhammad Nasr-Ullah Dogar
829-C Faisal Town Lahore Pakistan
Office: 042-5177124/5201895: Fax: 042-5201895
Mobile: 0301-4411770/0303-6476707/0300-4721863/0333-4696098
Email: edu_concern@cyber.net.pk URL: www.educoncern.tk

احمد ٹریولز انٹرنیشنل گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel: 6211550 Fax 047-6212980
Mob: 0333-6700663
E-mail: ahmadtravel@hotmail.com

ماشاءاللہ گیزرز طالب دعا: ڈوگر
اعلیٰ کوالٹی کے بھاری چادر کے گیزر
لائف ٹائم گارنٹی کے ساتھ سیل اینڈ سروس
1-B-10-17 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
فون: 042-5153706-0300-9477683